عالمِ اسلام کی دینی حالت کیا ہے؟ اس کا اندازہ دنیا بھر کے اکثر مسلمان حکمرانوں کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ سربراہ قوم کی مجموعی حالت کی تصویر ہوتا ہے۔ اس تصویر کے چوکھٹے میں دیکھئے تو کیسے کیسے داغ دھبے نمایاں نظر آئیں گے۔ میرے سامنے ۸ر نومبر ۱۹۷۵ء کی جنگ اخبار ہے، ایک تصویر میں امریکی صدر کی رہائش گاہ وائٹ ہاؤس واشنگٹن میں آپ ایک مسلمان خاتون کو رقص کرتے دیکھیں گے۔ رقص کس کے ساتھ؟ کسی مسلمان کے ساتھ؟ نہیں بلکہ عالمِ اسلام کے سب سے بڑے دشمن اور سامراجیت کے علمبردار ملک امریکہ کے سربراہ صدر فورڈ کے ساتھ۔ کوئی عام خاتون بھی نہیں، غیور و جسور عربوں کے اہم ترین ملک مصر کے صدر سادات کی بیوی جہان ، مصر کی خاتونِ اوّل اور صدر فورڈ کی باہوں میں، منہ سے منہ ملائے ہوئے محوِ رقص ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، بے حمیتی اور بے غیرتی پر جتنا بھی سر پیٹ لیں تو کم ہے۔ مگر ٹھہریئے دوسرے گوشہ پر بھی نظر ڈالئے، خود مصر کے صدر سادات صدر فورڈ کی بیوی کو بھی نہیں، بلکہ امریکہ کی ایک مغنیہ پرل بیلی سے ہم آغوش ہو کر ایک عرب خاتون اپنی بیوی کا بدلہ چکا رہے ہیں۔ یہ حالت عالمِ عرب کے سب سے فعال اور اہم ترین ملک مصر کی ہے، جس کے سینہ پر صدر فورڈ کی قوم نے اسرائیل کا خنجر بھونک دیا ہے۔ اور اب لبنان کی شکل میں دوسری ضرب کاری لگا رہا ہے۔

پھر یہ حالت صرف عربوں کی تو نہیں، پچھلے سال ہمارے ملک کے قائدِ عوام بھی تو امریکہ گئے تھے۔ اور یہاں کی خاتونِ اوّل بھی ساتھ تھیں، یہی کچھ انہیں بھی کرنا پڑا۔ برطانیہ کے ایک پاکستانی اخبار جنگ نے مرفروری جلد ۲ شمارہ ۲۷۵ میں اس تقریب کے فوٹو شائع کئے گئے جس میں ضیافت کی تقریب میں صدر فورڈ کو بیگم نصرت بھٹو سے رقص کرتے دکھایا گیا۔ یہ تصویر ہمارے ملک میں بھی آئی مگر یہاں اسکی اشاعت روک دی گئی، بیرونِ ملک مسلمان پاکستانیوں کی نگاہیں یہ تصویر دیکھ کر شرم سے نیچی ہو گئیں۔ اس اخبار کے تراشے یہاں آئے گویا مغربی تہذیب سے مرعوبیت اور تہذیب یورپ کے ہاتھوں پورا عالمِ اسلام، کیا عرب اور کیا عجم، اپنا جنازہ نکال چکا ہے۔ قوم کے اعمال کی تصویر عمال ہوتے ہیں۔ اور عمال کے طور طریقوں کو اپنانے والی پوری قوم ہوتی ہے۔ جب دین اور اخلاق کے ساتھ غیرت و حمیت شرافت، حسب و نسب اور اقدارِ انسانیت کا بھی خاتمہ ہو جائے تو رونا پھر کس کس کی بات کا کیا جائے۔

★

ان تصاویر کے ساتھ ہی اب تصویر کا دوسرا رُخ دکھانے والی ایک تصویر بھی ملاحظہ کیجئے جو ۲۱ر اکتوبر کے جنگ کراچی میں نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے۔ سعودی عرب کے نائب وزیرِ اعظم شہزادہ فہد برطانیہ گئے تو "گریٹ برٹن" برطانیہ عظمیٰ کے وزیرِ اعظم ولسن تمام سفارتی آداب کو بالائے طاق رکھ کر نہ صرف خود ان کے

استقبال کے لئے آئے بلکہ ان کے سامنے جھک جھک کر کورنش بجا لائے۔ یہ تعظیم فہد یا کسی مسلمان اور پھر کسی عرب کی نہیں تھی، بلکہ اس لئے کہ مادہ پرست برطانیہ اور خود غرض انگریز کو شاہ فہد سے تیل کی بھیک مانگنی تھی۔ اور سعودی عرب اس دولت سے، سونے سے اور زرمبادلہ سے مالا مال تھا۔ پہلی تصویر بھی مسلمانوں کی بے حمیتی اور ذلت کی منہ بولتی تصویریں ہیں تو یہ تصویر قدرت کیطرف سے مسلمانوں کو خاص طور پر نوازنے کا شاہد عدل ہے۔ وہ ذلت ہے تو یہ عزت۔ وہ بے غیرتی ہے تو یہ وقار و عظمت مسلمانوں نے قدرت کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر کی یا نہ کی، مگر استعمار و استبداد کے علمبردار اسلام دشمن یورپ کو جب پیغام حجازی کے سامنے جھکنا نصیب نہ ہو سکا۔ تو اسی خدائے حجاز و تہامہ نے ان صلیبیوں کو حجاز کی فانی دولت تیل اور سونے کے سامنے جھکا دیا کہ جھکنا تو حجاز کے سامنے ان کے مقدر میں تھا۔ مگر جو خود حجازی پیغام پر جھک گئے وہ اوج ثریا پر پہنچا دئے گئے اور جنہوں نے انکار کیا وہ حجازی مال و متاع اور مادی و فانی چیزوں کے سامنے کورنش بجا لا رہے ہیں۔ کہ مادہ پرستوں کا مبلغ علم اور معدہ پرستوں کا منتہائے پرواز یہی حقیر دنیا ہے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

الحق کا یہ شمارہ بھی حسب سابق نہایت تاخیر سے شائع ہو رہا ہے۔ ہمیں اپنے قارئین کی بے چینی، تڑپ اور انتظار کا شدت سے احساس ہے۔ اور شاید ہماری مجبوریاں کتابت و طباعت وغیرہ کے عوارض ان کے علم میں نہیں۔ اس لئے بجا طور پر ان کے کرم ناموں میں تلخی بھی آجاتی ہے۔ مگر یہ تلخی بھی ہماری ہمتوں کے لئے مہمیز کا کام دے جاتی ہے۔ کاش! ہم ان تمام مشکلات پر قابو پا سکیں، اور وقت سے بھی پہلے باقاعدگی سے الحق اپنے محبوب قارئین تک پہنچا سکیں۔ اپنے پیارے قارئین سے بھی ہماری یہی التجا ہے کہ وہ مخلصانہ دعاؤں سے ہی ہماری مدد فرمائیں۔

"ادارہ"